ممتاز شیریں
(کتابیات)
ڈاکٹر انوار احمد
مقتدرہ قومی زبان ۰ اسلام آباد
۱۹۸۹ء

ممتاز شیریں

(کتابیات)

طبع اوّل ________ ۱۹۸۹ء

فنی تدوین ________ ڈاکٹر انعام الحق جاوید

طابع ________ آغا جی پرنٹرز اسلام آباد۔

ناشر ________ ڈاکٹر جمیل جالبی

(صدر نشین)

مقتدرہ قومی زبان ۱۶ ، ڈی (مغربی)

بلیو ایریا، ایف ۶/۱، اسلام آباد۔

ڈاکٹر انوار احمد

پیش لفظ

مقتدرہ قومی زبان کی طرف سے اُردو زبان و ادب سے متعلق مختلف موضوعات پر جو پمفلٹ شائع کیے جا رہے ہیں ان میں سے ایک سلسلہ "مشاہیرِ اُردو" سے تعلق رکھتا ہے جس کے تحت اُردو کے معروف قلم کاروں کے بارے میں جملہ معلومات کو جدید تحقیقی انداز میں اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ دانشور جنھوں نے اپنی ساری زندگی اُردو زبان وادب کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھی ان کی علمی وادبی خدمات کی تفصیلات یکجا ہو جائیں اور زبان وادب کے طلبا، عام قارئین اور آئندہ کام کرنے والے محققین استفادہ کر سکیں۔

زیرِ نظر پمفلٹ میں ملک کی ممتاز ادیبہ مرحومہ ممتاز شیریں کی علمی و ادبی خدمات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ممتاز شیریں افسانے کے علاوہ تنقید اور ترجمے کے شعبے کا ایک معتبر نام ہے نیز دو ماہی "نیا دور" کے ذریعے بھی انھوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

امید ہے کہ یہ کتابچہ اہلِ علم کے لیے مفید ثابت ہو گا۔

—— ڈاکٹر جمیل جالبی

مختصر سوانحی خاکہ

اصل نام: ممتاز شبیریں

قلمی نام: ممتاز شیریں

تاریخِ پیدائش: ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء ہندوپور (آندھرا)

تاریخِ وفات: ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء ساڑھے سات بجے پولی کلینک اسلام آباد

تعلیم: میٹرک۔ مہارانی ہائی سکول میسور۔ درجہ اوّل ۔ ۱۹۳۸ء

ایف اے۔ مہارانی کالج، میسور ۔ درجہ دوم ۔ ۱۹۴۰ء

بی اے۔ مہارانی کالج، بنگلور۔ درجہ دوم ۔ ۱۹۴۲ء

(سوشیالوجی، سائیکالوجی، اکنامکس، ہسٹری)

ایم اے۔ کراچی یونیورسٹی ۔ ——— ۔ ۱۹۵۵ (انگریزی)

مشاغل: ۱۹۴۴ء میں شوہر سے مل کر بنگلور سے 'نیا دور' کا اجراء کیا، ہجرت کے بعد کراچی سے اس نامور ادبی جریدے کو کئی برس تک جاری رکھا۔ انگریزی اور اردو میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا، منٹو میموریل کمیٹی، کی سیکرٹری بھی رہیں، (اس کمیٹی کے صدر شاہد احمد دہلوی تھے) موسیقی، ثقافتی تقاریب اور شوخ رنگوں سے رغبت تھی۔

سیر و سیاحت : ہالینڈ (ہیگ) ۱۹۵۴ء، تھائی لینڈ (بنکاک) ۱۹۵۸ تا ۱۹۶۱ء،
ترکی (انقرہ) ۱۹۶۳ تا ۱۹۶۶

ممتاز شیریں نے بطور نقاد، افسانہ نگار، مترجم، مرتب اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون، شہرت پائی۔ مغربی ادب پر گہری نگاہ کے باوجود اپنی ادبی روایت کے بارے میں معذرت خواہ نہیں رہیں اور بحیثیت نقاد یہ ان کا بے حد ممتاز وصف ہے۔ اردو میں افسانوی ادب کی تنقید میں ممتاز شیریں کا نام منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ افسانہ نگار کے طور پر انھوں نے 'نسائیت' کے تصور کو وسیع کیا، 'آئینہ' اور 'کفارہ' ان کے نمائندہ افسانے ہیں۔ مترجم کے طور پر بھی معروف ہوئیں، 'نیا دور' کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ فسادات (۱۹۴۷) سے متعلق افسانوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا (جو شائع نہ ہوسکا)، انگریزی میں مضامین اور افسانے بھی لکھے اور دو کتابیں جو ان کی وفات کے بعد شائع نہیں ہوسکیں، انگریزی میں ہی ہیں۔

ہندوپور، ممتاز شیریں کا آبائی وطن تھا، ممتاز شیریں کے دادا قاضی عبدالغفار کی وفات کے بعد، ان کے والد قاضی محمد عبدالغفور کو ممتاز شیریں کے نانا ٹیپو قاسم خان نے پالا، تعلیم دلائی اور تربیت کی اور پھر اپنی اکلوتی بیٹی نور جہاں سے شادی کر کے، انھیں خانہ داماد بنالیا۔ قاضی محمد عبدالغفور آزاد خیال اور وسیع المشرب انسان تھے، مطالعہ کا عمدہ ذوق رکھتے تھے اور بچوں سے دوستانہ رویّہ رکھنے کے قائل تھے۔ ممتاز شیریں کی شخصیت پر سب سے پہلے ان کی نانی اماں اور پھر ان کی وفات کے بعد، ناناجان کے گہرے نقوش مرتسم ہوئے۔ ممتاز شیریں کی کم عمری میں ہی خاندان نے نقل مکانی کی اور پورا کنبہ میسور منتقل ہوگیا اور پھر میسور ہی ممتاز شیریں کے لیے وطنِ شیریں بن گیا، وہ اپنی خودنوشت (نامکمل) میں لکھتی ہیں، "کسی شہرِ آرزو، کسی بہشتِ گم گشتہ کا تصور میرے ذہن میں وابستہ ہے تو وہ شہر میسور سے ہے۔"

ان کے نانا نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی دلائی، یہی وجہ ہے کہ ممتاز شیریں نے تیرہ برس کی عمر میں میٹرک، فرسٹ ڈویژن میں پاس کرلیا، اور سترہ برس کی عمر میں بی اے۔ اس کے فوراً بعد ۲۳ اگست ۱۹۴۲ء کو صمد شاہین کے ساتھ ان کی شادی ہوگئی، جس کے بارہ برس بعد انھوں نے ۱۹۵۴ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے جدید انگریزی ادب کا کورس کیا مگر خاطر خواہ مالی وسائل نہ ہونے کے باعث یا اپنے خاندانی وسائل کو زیرِ بار نہ کرنے کی خاطر وہ آکسفورڈ میں دو برس مقیم رہ کر ایم اے کرنے کی خواہش کی تکمیل نہ کرسکیں، بہرطور ۱۹۵۵ میں انھوں نے کراچی یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں ایم اے کرلیا۔

ممتاز شیریں کو بچپن ہی سے لکھنے پڑھنے کا شوق تھا، آٹھ سال کی عمر میں ہی نظمیں اور چھوٹے چھوٹے ڈرامے لکھا کرتی تھیں اور بقولِ خود پہلا افسانہ نو سال کی عمر میں لکھا، جو میسور کے شاہی خاندان کے ایک راز سے متعلق تھا، لیکن باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز شادی کے بعد ہوا، جب ۱۹۴۳ میں ان کا پہلا افسانہ 'انگڑائی' ماہنامہ 'ساقی' میں اور ۱۹۴۴ میں ان کا پہلا تنقیدی مضمون ۱۹۴۳ کے افسانے "نیا دور" میں شائع ہوا۔ اپنے شوہر محمد شاہین کے ساتھ مل کر بنگلور سے 'نیا دور' کا اجرا کیا (۱۹۴۴ تا ۱۹۴۷) اور پھر قیامِ پاکستان کے بعد کراچی سے اس کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا، جو ۱۹۵۲ تک جاری رہا۔

مطالعے کے ساتھ ساتھ گہرے میک اَپ اور شوخ رنگوں سے بے حد رغبت تھی، اپنے شوہر کے ساتھ بیرونِ ملک سیاحت بھی کی، بنکاک میں ان کی مامتا وسیع معنویت کے ایک المیے سے دوچار ہوئی، جس کی بازگشت ان کے افسانے "کفارہ" میں سنائی دیتی ہے، ان کے دو بیٹے ہیں گل ریز شاہین اور پرویز شاہین، جو بیرونِ ملک مقیم ہیں، بیٹی کی انھیں شدید آرزو تھی، چنانچہ اپنے شوہر کی بھانجی گوہر کی بیٹی لبنیٰ (صوفیہ سروش) کو گود لیا۔ جس کے والد معروف کشمیری حریت پسند رہنما مقبول بٹ تھے۔

ممتاز شیریں نے اکتوبر ۱۹۵۴ میں ہالینڈ (ہیگ) میں منعقدہ ادیبوں کی بین الاقوامی کانفرنس (P.E.N.) میں پاکستان کی نمائندگی کی اور خاتونِ خانہ ہونے کے باوجود اپنی تحریروں بالخصوص تنقیدی مضامین سے قومی ادب کے فکری دھاروں کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ معاصر عالمی ادب سے اردو ادب و تنقید کا رشتہ جوڑنے کی کوشش کی۔ انگریزی زبان پر عبور کے ساتھ ساتھ وہ ہندی، ترکی اور فارسی سے بھی آشنا تھیں اور ایک کہانی (ریوالور) کا براہِ راست فرانسیسی سے ترجمہ کیا۔

ممتاز شیریں کی علالت کا ابتدائی سبب الرجی کو قرار دیا گیا، مرض کی تشخیص نہ ہونے کے سبب سائیکوتھراپی ہوتی رہی، گردے کی خرابی اور ریڑھ کی ہڈی کے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی معالجین کی جانب سے ظاہر کیا گیا، آخرکار بہت دیر بعد یہ راز کھلا کہ آنتوں کا کینسر ہے، وفات سے پہلے اپنی حقیقی بہن محترمہ عالم حیدر علی کے بیوہ ہو جانے کا انھیں بے حد صدمہ ہوا پولی کلینک اسلام آباد میں ۱۱ مارچ ۱۹۷۳ کو صبح ساڑھے سات بجے، ممتاز شیریں نے زندگی کی آخری سانس لی۔

ابتدائی مطبوعہ تحریریں:

الف) اوّلین تنقیدی مضمون ، ۱۹۴۳ کے افسانے ، نیا دور، بنگلور ۱۹۴۴ (اوّلین شمارہ)

ب) اوّلیں افسانہ ، انگڑائی ، ساقی ، دہلی ۱۹۴۳

قلمی آثار (مطبوعہ کتب) :-

افسانہ

۱ - "اپنی نگریا" (چھ افسانوں کا مجموعہ) مکتبۂ جدید لاہور - ۱۹۵۵ - (دیباچہ محمد حسن عسکری)

حسب ذیل چھ افسانوں پر مشتمل ، "آئینہ" ، "انگڑائی" ، "گھنیری بدلیوں میں" ، "اپنی نگریا" ، "رانی" ، "شکست

۲ - "میگھ ملہار" ، (چھ افسانوں کا مجموعہ) لارک پبلشرز کراچی - ۱۹۶۲ (دیباچہ - صمد شاہین)

(حسب ذیل چھ افسانوں پر مشتمل ؛ "کفارہ" - "آندھی میں چراغ" - "بھارت ناٹیم" - "آزاد نگارستان" ، دیپک راگ - میگھ ملہار)

۳ - نامکمل افسانے :- ۱ - ایک زلیخائے خود آگاہ کا دامن بھی جلا - "قند ، مردان - ممتاز شیریں نمبر ۲ - "مجرم کون ؟ - قند - مردان - ممتاز شیریں نمبر)

تنقید

۱ - "معیار" (تیرہ مضامین کا مجموعہ) "نیا ادارہ لاہور" ۱۹۶۳ - (پیش لفظ - محمد حسن عسکری)

(حسب ذیل تیرہ مضامین پر مشتمل :

"تکنیک کا تنوّع - ناول اور افسانہ میں" - "رجحانات کا دائرہ" - "طویل مختصر افسانہ" - "مغربی افسانے کا اثر اردو افسانے پر" (نقوش لاہور ، شمارہ ۵۳ ، ۵۴) ، "منفی ناول کی ایک مثال" - "ترقی پسند ادب" - "سیاست ادیب اور ذہنی آزادی" - "پاکستانی ادب کے چار سال" - فسادات پر ہمارے افسانے" - "یاخدا" - "کشمیر اداس ہے" ، "منٹو کا تغیر اور راہ تقاد" ، "منٹو کی فنی تکمیل" - (نقوش لاہور ، منٹو نمبر)

۲ - منٹو : نہ نوری نہ ناری (نو مضامین اور تین ضمیموں پر مشتمل) مکتبۂ اسلوب ، کراچی ۱۹۸۵ (مرتب ، آصف فرخی) حسب ذیل نو مضامین پر مشتمل) :

"یہ خاکی اپنی فطرت میں" (معصیت اور معصومیت" - سویرا - لاہور شمارہ ۱۰-۱۱) "ترغیب گناہ" (سویرا لاہور ۱۵-۱۶) ، "کفارۂ گناہ" (ادب لطیف ، لاہور ، سالنامہ ۱۹۶۳) ، "دوسرا گناہ" (قابیل کا قتل" - نقوش لاہور)

منٹو اور بیدی پر مغربی افسانے کا اثر' (معیار' میں شامل مضمون' مغربی افسانے کا اثر اردو افسانے پر' کا ایک حصہ)' منٹو کا تغیر' اور ارتقاء' (ماخوذ از معیار')' منٹو کی فنی تکمیل' (ماخوذ از معیار')' ادب میں انسان کا تصور' (نقد' مردان ممتاز شیریں نمبر)' منٹو ایک اخلاقی فنکار' (نقد' مردان ممتاز شیریں نمبر)

حسبِ ذیل تین ضمیمے بھی کتاب میں شامل ہیں:۔

۱۔ 'بنیادی گناہ' جنس' (ممتاز شیریں کے غیر مطبوعہ نوٹس) ۲۔ منٹو کی بہترین اور نمائندہ تحریریں' (نقد' مردان ممتاز شیریں نمبر) ۳۔ 'منٹو کی یادیں' (منٹو میموریل کمیٹی کی روداد)

متفرق مضامین (غیر مدوّن)

۱۔ 'ادیبوں کی ایک بین الاقوامی کانگریس'' ادبِ لطیف لاہور سالنامہ' مارچ ۱۹۵۵

۲۔ 'امریکی افسانے کا ایک جائزہ' ('پاپ کی نگری' کا دیباچہ) مکتبہ فرینکلن لاہور' ۱۹۵۸

۳۔ 'اردو کا بہترین رپورتاژ' 'نقوش لاہور - شمارہ ۱۱ - ۱۲

۴۔ 'ہاجرہ مسرور کی تیسری منزل' نیا دور کراچی - شمارہ ۲۹ - ۳۰

۵۔ 'ادب میں فسادات اور ہجرت کا تجربہ' سیپ کراچی (ظلمتِ نیم روز' کا دیباچہ)

۶۔ 'دی سنوز آف کلیمن جارو' خاتونِ پاکستان'۔ کراچی مارچ ۱۹۵۹

(فلم پر تبصرہ۔ بزبانِ اردو)

۷۔ 'پاسترناک بطور ہیرو ادیب' فنون لاہور جولائی ۱۹۶۲

(ترجمہ محمد سلیم الرحمٰن)

۸۔ 'نقادوں سے دس سوال' (جوابات) ادبِ لطیف' لاہور جوبلی نمبر ۱۹۶۳

۹۔ 'ادب ہمارے وقت میں' (مذاکرہ) 'ادبِ لطیف' لاہور اکتوبر ۱۹۶۴

۱۰۔ 'صورتِ پاک حرم یہ سرزمیں بھی پاک ہے' 'عصمت' کراچی الماسی جوبلی نمبر اگست ۱۹۶۸

(ترکی سے متعلق تاثرات)

۱۱۔ 'خود نوشت سوانح حیات' (نامکمل) 'نقد' مردان ممتاز شیریں نمبر

۱۲۔ 'بورس پیسترناک کا فن اور تکنیک' (نامکمل) 'نقد' مردان ممتاز شیریں نمبر

متفرق تراجم (غیر مدوّن)

۱۔ 'زندگی کا رس' (نارویجین کہانی) نقوش لاہور نومبر، دسمبر ۱۹۵۲

۲۔ 'ایک پرانی کہانی' (کنٹری افسانہ) نقوش لاہور ستمبر، اکتوبر ۱۹۵۲

۳۔ 'باپ' (شولوخوف کے افسانے کا ترجمہ 'نیا دور' کراچی شمارہ ۲۱-۲۲

۴۔ 'ریوالور' (براہِ راست فرانسیسی سے ترجمہ)

تراجم (کتب)

۱۔ 'دُرِّ شہوار' (جان سٹین بک کے ناولٹ "The Pearl" کا ترجمہ) مکتبۂ شعور کراچی ۱۹۵۷

۲۔ 'ہم عصر جرمن شاہکار افسانے' فیروز سنز لاہور ۱۹۶۷

اس کتاب میں شامل تین افسانوں کا ترجمہ ممتاز شیریں نے کیا:

'موٹی بچی'۔ 'سبز جیکٹ'۔ 'بچھوٹ'

ترتیب و تدوین

۱۔ ظلمتِ نیم روز (پاکستان رائٹرز گلڈ کے لیے 'فسادات (۱۹۴۷) سے متعلق افسانوں کا انتخاب'
جو شائع نہ ہو سکا)

مکاتیب

الف) ممتاز شیریں کے مکاتیب:

۱۔ زینت جہاں کے نام ، 'تنذ مردان' ممتاز شیریں کے نام

۲۔ 'اختر انصاری اکبرآبادی کے نام' 'نقوش' لاہور مکاتیب نمبر (جلد ۳)

ب) ممتاز شیریں کے نام مکاتیب:

۱۔ کرشن چندر، قدرت اللہ شہاب، آل احمد سرور، عزیز احمد، احمد علی حیات اللہ انصاری، خواجہ احمد عباس اور بلونت سنگھ ، | کے دس مکاتیب نقوش لاہور مکاتیب نمبر (جلد ۳)

۲۔ محمد حسن عسکری کے تین مکاتیب — 'دنیا دور' کراچی شمارہ (۷، ۹، ۸)

انگریزی کتب (غیر مطبوعہ)

1. Foot Falls Echo — (ممتاز شیریں کے انگریزی افسانوں کا مجموعہ)

2. From Heaven Astern — (ایملی برونیٹے کے بارے میں ایک مونوگراف، جو آکسفورڈ کے قیام کے دوران، لکھا گیا)

انگریزی مضامین، تبصرے (غیر مدوّن)

1. A Writer's Faith — Out Look Karachi Dec, 1962.

2. The Accusing Finger Wrtites — Out Look Karachi Nov: 23, 1963

'قند' ممتاز شیریں نمبر میں شامل مضامین

۱۔ 'ممتاز شیریں سے ایک ملاقات' ۔ میرزا ادیب، ۲۔ 'آئینہ' ۔ اختر جمال ۳۔ 'ممتاز شیریں کے آخری لمحات' نثار عزیز بٹ ۴۔ 'یادِ شیریں' ۔ عذرا مسعود ۵۔ 'کفّارہ' (تجزیہ) ۔ عتیق احمد ۶۔ 'منٹو ممتاز شیریں کی نظر میں' ۔ مظفر علی سید (اس مضمون کو منٹو: نہ نوری نہ ناری کے مرتب نے کتاب میں بھی شامل کیا ہے)۔ ۷۔ 'ایک ناکام افسانہ نگار' ۔ شہزاد منظر ۸۔ 'میگھ ملہار کے افسانے' ۔ محمد سلیم الرحمٰن ۹۔ 'ممتاز شیریں کی تنقید' ۔ انور سدید ۱۰۔ ممتاز شیریں کا تنقیدی شعور ۔ وزیری پانی پتی ۔

ممتاز شیریں کے بارے میں مضامین / کتب میں حوالے

۱۔ یا خدا اور اس کا دیباچہ	ظہیر بابر	نقوش لاہور	شمارہ نمبر ۵
۲۔ تبصرہ 'اپنی نگریا'	انور عنایت اللہ	ساقی کراچی	نومبر ۱۹۵۵
۳۔ 'ایک عام افسانہ نگار'	مظفر علی سید	ماہنامہ نصرت لاہور	مارچ ۱۹۶۳

۴۔ 'ممتاز شیریں کی توضیح، افسانہ کفارہ کے بارے میں' انتظار حسین 'ماہنامہ نصرت' لاہور مئی ۱۹۶۳

۵۔ 'ممتاز شیریں کا میگھ ملہار' ڈاکٹر محمد احسن فاروقی محور، دہلی ستمبر ۱۹۶۳

۶۔ 'ممتاز شیریں کے افسانے' نذیر احمد فنون، لاہور جولائی ۱۹۶۸

۷۔ 'ممتاز شیریں کے افسانے ڈاکٹر میمونہ انصاری 'سیپ' کراچی (شمارہ ۳۲) ۱۹۷۵

۸۔ 'ممتاز شیریں کی تنقید' ڈاکٹر انور سدید، اختلافات مکتبہ اردو زبان سرگودھا ۱۹۷۵۔

('قند' ممتاز شیریں نمبر میں بھی شائع ہوا)

۹۔ 'ممتاز شیریں۔ ہم سرحد کا سفر کر رہے ہیں' نظیر صدیقی جان پہچان' اردو اکیڈمی سندھ کراچی ۱۹۷۹

(اوراق، لاہور میں بھی شائع ہوا شمارہ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۳)

۱۰۔ آج سے بیس سال پہلے کا ایک یادگار انٹرویو' شفیع عقیل روزنامہ جنگ کراچی ۔ ۱۹ مارچ ۱۹۷۳

۱۱۔ 'ممتاز شیریں' شفیق بریلوی' روزنامہ جنگ کراچی ۲۶ مارچ ۱۹۷۶

۱۲۔ 'کفارہ۔ ایک تجزیہ' عتیق احمد 'استفادہ' مکتبہ ارژنگ پشاور ۱۹۸۱

('قند' ممتاز شیریں نمبر میں بھی شائع ہوا)

۱۳۔ آئینہ خانہ: انٹرویو از ممتاز شیریں نقوش لاہور جولائی ۱۹۷۲

۱۴۔ 'تخلیقی قتل' منصور قیصر 'قند' مردان شمارہ ۹-۱۰

۱۵۔ 'ممتاز شیریں۔ ایک نظریاتی قتل' ڈاکٹر انور سدید 'قند' مردان شمارہ ۱۱-۱۲

۱۶۔ 'سرخ آنچل' (جنوبی ہند کے قلم کاروں کے بارے میں) پریم کاش پنڈت۔ مکتبہ بیسویں صدی، دہلی (طبع اول)

۱۷۔ (ممتاز شیریں سے متعلق سوانحی معلومات) 'ہم قلم' کراچی مارچ ۱۹۶۳

۱۸۔ (" " ") 'ساقی' کراچی سالنامہ ۱۹۶۰

۱۹ (" " اور اولیں افسانہ) 'نگار' کراچی سالنامہ ۱۹۸۱

۲۰۔ اردو کی مختصر ترین تاریخ' ڈاکٹر سلیم اختر سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور (طبع اول)

۲۱۔ 'جدید اردو افسانہ' شہزاد منظر منظر پبلی کیشنز کراچی ۱۹۸۲

۲۲۔ افسانے کا منظر نامہ مرزا حامد بیگ مکتبہ عالیہ لاہور

طبع اول ۱۹۸۱

ممتاز شیریں کے بارے میں انگریزی میں مضامین

1. Two Artists — The Bangkok Post Feb: 19, 1960

2. A Writer's Dual Role — IBNE Said Out look Karachi July:6, 1963.

3. Mumtaz Shirin: — An Obituary IBNE Said Dawn Karachi March: 13, 1973.

جامعات میں تحقیق

بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

"ممتاز شیریں، شخصیت اور فن" ۔ نغمہ فراز ۔ ایم اے کا غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ ۱۹۸۰
(زیر نگرانی ڈاکٹر انوار احمد)

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

"ممتاز شیریں، حیات و فن ۔ صالحہ خاتون ۔ ایم اے کا غیر مطبوعہ تحقیقی مقالہ ۱۹۷۵

سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد

ڈاکٹر نجم الاسلام کی نگرانی میں ایم فل کی سطح کا تحقیقی مقالہ لکھنے کی اجازت دی گئی ہے ۔

غیر مطبوعہ تحقیقی مقالات میں حوالے

۱۔ "اردو افسانے کا ارتقاء" — ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ، — پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی ۔

۲۔ "اردو مختصر افسانہ، اپنے سیاسی و سماجی تناظر میں" — ڈاکٹر انوار احمد ۔ — پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ بہاءالدین ذکریا یونیورسٹی ۔ ۱۹۸۴

۳۔ "اردو کی خواتین افسانہ نگار" — خالدہ اکبر — ایم اے کا تحقیقی مقالہ، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۲

۴۔ "پاکستانی خواتین کی افسانہ نگاری"	فریدہ انجم	ایم اے کا تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۳

ماخذ

۱۔ "ممتاز شیریں، شخصیت اور فن"	نغمہ فراز	ایم اے کا تحقیقی مقالہ ذکریا یونیورسٹی ۱۹۸۰
۲۔ "ممتاز شیریں۔ حیات وفن"	صالحہ خاتون	ایم اے کا تحقیقی مقالہ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۵

۳۔ "قند مرداں، ممتاز شیریں نمبر"

۴۔ "نگار" کراچی سالنامہ ۱۹۸۱

۵۔ "صمد شاہین کے دو تفصیلی مکتوب بنام نغمہ فراز"

۶۔ "جان پہچان" از نظیر صدیقی

۷۔ "ممتاز شیریں کی کتب اور غیر مدوّن مضامین"